جوشیلی تقریریں سننے سنانے اور نعرہ زنی کے عمل کو کارِ زیاں قرار دیا تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون.........لندن کی ایک محفل سے واپسی پر اثنائے سفر میں نے ایک نوجوان سے پوچھا کہ محفل کیسی رہی؟ اس نے کہا حسبِ معمول بے سود۔ میں نے کہا کیوں اور کیسے؟ اس نے کہا کہ اس طرح کی محافل عرصہ پچاس برس سے ادھر ہو رہی ہیں مگر عوام میں کوئی تبدیلی یا انقلاب پیدا نہیں ہوا، نہ مزاج بدلے نہ سوچ وفکر کے زاویے بدلے، نہ اخلاق بدلے نہ کردار سازی ہوئی، بلکہ بدکرداری میں روز افزوں اضافہ ہی ہوا ہے، مقررین و منتظمین کا دعوی ہے کہ ان تقاریر سے عشق رسول اور حب مصطفیٰ میں اضافہ ہوتا ہے، اگر ایسا ہی ہے تو شراب، خنزیر کے گوشت اور حرام کھانوں کی سپلائی کا کاروبار کرنے والے مسلمان حب مصطفیٰ میں ایسے کاروبار سے تائب ہو کر کچھ اور کر رہے ہوتے، ڈرگ مافیا کا بڑا حصہ مسلم نوجوانوں پر مشتمل ہے یہ نہ ہوتا، بغیر شادی کے بوائے فرینڈز کے ساتھ رہنے والی لڑکیوں میں اب مسلم بچیوں کی تعداد بھی کم نہیں اور گھر سے بھاگ کر کسی آشنا کے ساتھ بے نکاحی بیویاں بننے والی اب صرف گوریاں نہیں ان میں کالیاں بھی ہیں، جو ایسے گھرانوں ہی کی چشم وچراغ ہیں جو محافل نعت ومیلاد سجانے میں پیش پیش ہوتے ہیں۔ (دروغ برگردنِ راوی) اب مسلم گھرانوں میں بھی ایسے بچے پرورش پا رہے ہیں جن کے والد کوئی نامعلوم (Un-known) ہیں۔ اور اسقاطِ حمل کے کلینکس کی پیشنٹ لسٹوں میں اب مسلم فیلمیز کی شہزادیاں بھی شامل ہیں۔ اس نوجوان نے ایک سرد آہ بھرتے ہوئے کہا بتایئے ان محافل کا اثر کیا ہوا...............

اہلِ علم وقلم حضرات سے درخواست

مجلہ فقہِ اسلامی وقتاً فوقتاً مختلف علمی موضوعات پر لکھنے کی جانب اہلِ قلم کی توجہ مبذول کراتا رہتا ہے۔ مگر افسوس کہ اہلِ سنت (بریلوی مکتبِ فکر) کے اکثر وبیشتر اہلِ قلم کو ہنوز چند معروف موضوعات ہی سے فرصت نہیں۔ جن میں تیجا دسواں، چالیسواں، شبِ قدر وشبِ برات کے فضائل، روزہ ورمضان کے فضائل، بزرگانِ دین کے شمائل، صوفیاء کرام کے سوانح وکراماتِ اولیاء، سنی دیوبندی اختلافی مباحث، مزارات کی حاضری کے آداب، چادر شریف، گاگر شریف اور جبہ شریف کے فضائل، زیارتِ موئے مبارک کے فضائل، وغیرہ.....شامل ہیں۔ جب کبھی یاددہانی کے لئے اصحابِ علم وفضل کو عریضہ ارسال کیا جاتا ہے، جواب نہیں ملتا۔ بعض مدارس ودار العلوموں کا حال یہ ہے کہ کسی جدید فقہی موضوع سے متعلق فتوی لینے غلطی سے کسی کو بھیج دیں تو جواب ملتا ہے کہ کیا ہم انہی فضول کاموں کے لئے فارغ بیٹھے ہیں۔ غرضیکہ اہلِ علم وقلم کو علمی وتحقیقی مضامین کی طرف توجہ کی فرصت ہے نہ ضرورت محسوس کی جارہی ہے۔ فقہی مضامین میں زیادہ تر فقہ العبادات پر ہی زور ہے اور معاملات سے مسلسل اغماض برتا جارہا ہے۔ بعض علمائے کرام کی خدمت میں ہم نے گزارش کی کہ کوئی مضمون جدید فقہی موضوعات پر عنایت